ست رنگی

موجِ غزل کتابی سلسلہ نمبر ۲۱۶



فیس بک عالمی ادبی موجِ غزل ”اصنافِ سخن مشاعرہ“ میں نوزائیدہ صنفِ سخن ”ست رنگی“
کے حوالے سے منعقدہ پہلا تاریخی مشاعرہ نمبر ”۲۱۶“ بتاریخ ۶ / جون ۲۰۲۰ء پر مبنی برقی کتاب

ست رنگی

گروپ منتظمین:

ہاشم علی خان ہمدم
نوید ظفر کیانی
روبینہ شاہین بینا
نادیہ سحر
قدسیہ ظہور

مرتب:

نوید ظفر کیانی

موجِ غزل

مکتبۂ ارمغانِ ابتسام

mudeer.ai.new@gmail.com

فہرست

پیش رس

ست رنگی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر عقل و شعور کی صلاحیت سے مالا مال کیا ہے۔ انسان سماجی حیوان ناطق ہونے کے ناتے سوچ سمجھ کر بولنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بول چال کا سلیقہ سماجی تعلقات کی وسعت اختیار کرتے ہوئے تہذیبی تاریخ مرتب کرتا رہا ہے۔ زندگی کے نشیب و فراز میں تہذیبی پرداخت میں زبان و ادب نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ سماجی ضروریات کے ساتھ ساتھ گوشت پوست کے انسان نے اپنے جذبات کے خوب صورت انداز اور سانچے تخلیق کیے ہیں۔ خوب صورت مکالمہ ہو، شاعری ہو، مصوری ہو یا موسیقی ہو ہر اظہار یہ کسی نہ کسی سانچے میں ڈھلتا رہا ہے۔ مختلف لسانی گروہوں نے اپنے حالات اور سماج کے مطابق بہترین ادب تخلیق کیا ہے۔

اردو ادب بھی سماجی ترقی کا ایک انداز ہے جس کی بنیادیں ہندوستان، عرب، عجم اور ترک تہذیب سے جڑی ہیں۔ اردو شاعری ارتقائی مرحلے میں کئی سانچوں میں ڈھلی ہے۔ یہ سانچہ اپنے دور کی مقبول صنف سخن رہا ہے۔ امیر خسرو کے گیتوں کی چاشنی سے مہمیز ہوتی غزل ہو کہ قطب شاہی فضا کے رچاؤ میں رقصاں کومل غزل کے سر، ولی سے میر، غالب سے اقبال اور فیض سے ظفر اقبال تک غزل کا ہر سانچہ مقبول اور منفرد رہا ہے۔

اردو غزل کے ساتھ ساتھ دیگر اصناف سخن رباعی، مثنوی، قصیدہ، ہجو، شہر آشوب، واسوخت، مستزاد، قطعہ وغیرہ نے اپنے اپنے سانچے منوائے اور قبولیت کی سند پائی۔ مسلسل تحقیق انسانی عقل و شعور کی اہم خاصیت رہی ہے۔ اسی کے پیش نظر داخلی اور خارجی جذبات کے اظہار میں سماجی ضروریات کے تحت عوامی جذبات، عصری مسائل اور زندگی کے تلخ حقائق نے اپنے لیے نظم کا سانچہ اختیار کیا تو نظم کی ہیئت میں تجربات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوا۔

غزل اور مثنوی کی ہیئت میں مسلسل نظمیے نے ترقی پائی تو رباعی اور قطعہ کی طرح مکمل مفہوم رکھتے بند مثلث، مربع، مخمس، مسدس، مسبع، مثمن وغیرہ کے سانچے میں ڈھلے۔ بیسویں صدی میں نظم نے نیا سانچہ اختیار کیا تو نظم معریٰ، سانیٹ، آزاد نظم، گیت، کینٹو، ثلاثی، ماہیا، ہائیکو، ترائیلے وغیرہ کے ساتھ ساتھ نثری نظم نے وجود پایا۔

اردو شاعری کی تاریخ شاہد ہے کہ ہر صنف سخن کسی پیش رو صنف سخن میں موجود امکانات کی منظم شکل میں سامنے آئی۔ ہر صنف سخن کے موجد نے حرف رفتہ میں حرف حال دریافت کرتے ہوئے حرف آئندہ کی بنیاد رکھی تو ہر نئے سانچے کو اصول و ضوابط عطا کر کے ایک مقبول صورت دی۔ ہر نئی صنف سخن کئی تجربات کا نچوڑ رہی ہے۔ اسی طرح ہر صنف سخن اور ہر شعری سانچے میں کئی جدید امکانات موجود رہے ہیں۔

اردو شاعری میں دیگر اصناف سخن کے ساتھ ساتھ نظم اظہار کا بہترین ذریعہ رہی ہے۔ نظم میں ہیئت اور موضوعات کے اعتبار سے نت نئے تجربات ادبی تاریخ کا حصہ ہیں۔ اہل سخن ہر تجربے سے نئے امکانات کی نشان دہی کرتے رہے اور موجد کا لقب پانے والے ان تجربات کی بنیاد پر نئے سانچے منظم کرتے رہے۔

موج غزل عالمی مشاعرہ میں اصناف سخن رنگ مشاعرہ اردو نظم کی مختلف اصناف پہ تخلیقی کلام کہنے کا مقبول سلسلہ ہے۔ اس سلسلے میں مشاورت کرتے ہوئے آزاد نظم کی ایک نئی قسم نے وجود پایا ہے۔ اللہ کے کرم سے یہ میرا اعزاز ٹھہرا کہ میں اس صنف سخن کا موجد

ہوں۔

اس نظم میں تخلیق اور اظہار کے خوب صورت پہلو موجود ہیں۔روانی اور غنائیت اس کی بنیاد ہے۔یہ نظم بھی دراصل سابقہ تجربات میں موجود امکانات کی دریافت ہے۔ازاد نظم میں کئی تجربات اردو شاعری کا حصہ رہے ہیں۔آزاد نظم میں ایک پابند سانچے کی دریافت اور تشکیل "ست رنگی" کے روپ میں نوزائیدہ صنف نظم کے طور پر متعارف کروانے کا اعزاز میرے لیے باعث شرف ہے۔ست رنگی اپنے اندر سات خوب صورت تخلیقی رنگ رکھتی ہے۔

''ست رنگی'' میں ہر موضوع کو سات مصرعوں میں بخوبی سمیٹنے کی صلاحیت موجود ہے۔ابتدائی طور پر اس کے خدوخال متعین کیے ہیں۔

نئی صنف سخن "ست رنگی" کی تکنیک یہ ہے:

مصرعوں کی تعداد:۷
تمام مصرعوں میں ارکان کی تعداد:۲۸

حسب ذوق بنیادی افاعیل (فعلن ،فعولن ، فاعلن ، فاعلاتن، مفعول، مفاعیل، فاعلات وغیرہ) سے کوئی ایک رکن منتخب کرتے ہوئے درج ذیل ترتیب سے استعمال کیے جائیں۔

پہلا مصرع: ایک رکن (مثلاً "فعلن)
دوسرا مصرع: دو ارکان (فعلن فعلن)
تیسرا مصرع: تین ارکان (فعلن فعلن فعلن)
چوتھا مصرع: چار ارکان (فعلن فعلن فعلن فعلن)
پانچواں مصرع: پانچ ارکان (فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن)
چھٹا مصرع: چھے ارکان (فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن)
ساتواں مصرع: سات ارکان (فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن)

پہلی مثال

حسرت
(ست رنگی)

ایسا
جیسا تو ہے

ویسا میں بھی ہوتا
تیرے آگے پیچھے چلتا
جلتا بلتا سایہ بن کے رہتا
لیکن میں بھی تیرے جیسا کیسے ہوتا؟
تیرے جیسا ہونا اس دنیا میں کب ممکن ہے؟
(ہاشم علی خان ہمدم)

دوسری مثال

شاعری
(ست رنگی)

زندگی
روشنی، آگہی
بے خودی، بے کلی، ان کہی
دل کے جذبات کی ڈائری، ہر گھڑی
شعر ہوتی ہوئی، پھول ہوتی ہوئی ہر کلی
میرے احساس میں رنگ بھرتی ہوئی، بے کراں موج ہے
جس کے پندار پر متن ہوتی ہوئی سطر تم، شاعری تم سے ہے
(ہاشم علی خان ہمدم)

تیسری مثال

کرونا
(ست رنگی)

کرونا
قضا کا کھلونا

دکانِ زماں پر چلونا
غضب ہے وباء کا خریدا رہونا
ہر انساں کو بکتے ہوئے دیکھا ہے اونا پونا
کسی کام کا ہے نہ منصب نہ طاقت، نہ جاگیر سونا
وبا نے کیا ہے اگر زیر تو ہے امر خاک کا ہی بچھونا
(نوید ظفر کیانی)

تاریخ ایجاد: ۲۷ مئی بروز بدھ ۲۰۲۰ء
موجد: ہاشم علی خان ہمدم
مشاورت: نوید ظفر کیانی
بمقام: موج غزل ایڈمن کارنر(میسنجر گروپ)

موج غزل عالمی مشاعرہ اصناف سخن رنگ میں تجرباتی طور پر "ست رنگی" مشاعرہ منعقد کیا گیا۔ جس میں اہل موج غزل نے انتہائی جوش وخروش سے حصہ لے کر ہماری حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ تازہ کاری سے "ست رنگی" میں موجود امکانات کے خوب صورت رنگوں سے شعری فضا کو تازگی بخشی۔ تمام احباب کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں کہ اپنی نوعیت کے اولین تاریخی مشاعرے میں تقریباً اسی کلام تخلیق کیے گئے۔ یہ تاریخی دستاویز شعری سانچوں کے ارتقا میں نمایاں مقام کی حامل ہے۔

خوشی کی بات ہے کہ اہل سخن نے "ست رنگی" کو قبولیت کے مقام پر فائز کرنے میں بنیادی اینٹ کا کردار ادا کیا ہے۔ حمد، نعت، دعا کے ساتھ ساتھ وبائی دور کے کرب اور غزل ونظم کے تمام موضوعات کے رومانی، نفسیاتی، داخلی، خارجی اور شگفتہ امکانات کے کامیاب ابلاغ سے "ست رنگی" اپنے آپ کو منوانے میں کامیاب رہی ہے۔

مجھے یقین ہے کہ اردو زبان وادب کے فروغ میں موج غزل کی ادبی کوشش قبولیت کی سند پائے گی۔ اور اہل ادب اسے حرف آئندہ کے ارتقائی دور میں قبول فرمائیں گے۔

موج غزل عالمی مشاعرہ نمبر ۲۱۶ "ست رنگی" پر مشتمل برقی کتاب آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ اس کاوش میں شریک تمام اہل موج غزل، انتظامیہ خاص طور پر منتظمین نوید ظفر کیانی، روبینہ شاہین بینا، قدسیہ ظہور اور نادیہ سحر کے ساتھ ساتھ تمام میزبان احباب کا بہت شکریہ کہ جن کی ان تھک محنت اور تخلیقی جذبے سے موج غزل کامیابی کی طرف رواں دواں ہے۔ اللہ کرے یہ ادبی کارواں یوں ہی کامیابی کی منزلیں طے کرتا رہے۔ اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین

ہاشم علی خان ہمدم
بانی و منتظم موج غزل ادبی فورم

اسعد لاہوری

جو مزاجِ یار میں آئے

چلو آؤ
ذرا ہم کو بھی بتلاؤ
محبت چیز کیا ہے کچھ تو فرماؤ
چلو چھوڑو محبت کر کے دکھلاؤ، چلے آؤ
اگر یہ بھی نہیں کرنا تو اٹھو اپنی رہ پکڑو، نکل جاؤ
اگر یہ بھی لگے مشکل تو پھر اک آخری رستہ بتاتا ہوں، وہ اپناؤ
رہو بس دوستی تک ہی، محبت چھوڑ دو بالکل، یہی رشتہ نبھاتے ہیں، چلو آؤ

اقبال اشعر

محبت

محبت
فقط لفظ ہے کیا؟
کہ قصہ، کہانی، فسانہ
وفا کی کہانی ہے دل کی زبانی
یہی زندگانی، عجب سی ہے میری کہانی
محبت، عبادت، حقیقت، جہاں میں وفا سے عبارت
یہی جاودانی کہانی، یہی لفظ ہے زندگانی، یہی سارے جذبوں کی ہے ترجمانی

وچھوڑا

پنجابی ست رنگی

وچھوڑا
کیویں سچ کہواں میں
کہ سچ کہنا مشکل بڑا اے
وچھوڑا تے دل توڑ دیندا اے یارو!
وچھوڑا تے ساہ تک نہ چھڈ دا، اے روگ اوپرا اے
اے اندر دے دکھ چھیڑدا اے، اے خوشیاں دے لکھ ساڑ دا اے
وچھوڑا تے بس مار دیندا، اے بندیاں تو بندے نوں وی وار دیندا

انعام الحق معصوم صابری

حمد

یارب!
مالک، رازق!
خالق، داتا! تیری
قدرت، حکمت، ندرت، کثرت
چھائی رحمت چاروں سمتوں میں ہے
انساں، شیطاں، جن، سب تیرے تابع ٹھہرے
جپتے دونوں عالم میں ہرلحہ تیری مالا!!

نعت

محمد ﷺ
ہمارے سہارے
غریبوں، یتیموں، سبھی کے
دلوں کے بنے چارہ گر ہیں قسم سے
کرم کے عطا کے خزانوں کے مالک وہی ہیں
بھریں جھولیاں، رحمتوں سے ہماری، نہ لوٹائیں خالی
بلائیں مدینے میں معصوم آقا تو مدحت میں رو رو سناؤں

آگہی

زندگی
بن گئی بندگی
پا گئی روشنی چاندکی
بام پر آسماں سے مرے دل میں ہے
وہ اترتی گئی اور کرتی گئی پھرا سے
جو منور تو پھیلا اجالا ہے چاروں طرف دل کشا
دل ربا، دل نشیں مل گئی آگہی مجھ کو معصوم خوش کر گئی

بیٹی

زخرف
نانا کی جاں
بابا ماما دونوں
قرباں شاداں فرحاں اس پر
دادی نانی خالہ پھوپھی پھوپھا
تایا تائی چاچا چاچی ماموں نازاں
مانگیں رب سے پیاری بیٹی کی ہو اچھی قسمت

دعا

کرونا
وبا جان لیوا
خطرناک دنیا پہ چھائی
ہوا ہر کوئی خوف میں مبتلا ہے
سماجی یہ دوری ہے محتاط رہنا کرے کم
یہ خطرہ رہے ناک منہ بھی یوں ڈھانپے ہوئے ہوں تمہارے
دعاؤں سے معصوم نکلے کہ دے دے معافی! بچا لے الٰہی جیون میلہ!!

ایوب خان دلبر

جانِ جاں!

دیکھ کر
چشمِ وا سے تری
بے کلی جو ہویدا تھی جاں
آپ کے چاند چہرے کی پژمردگی
اس سے پہلے کبھی مجھ پہ بھاری نہ تھی جانِ جاں
میں سمجھنے لگا قرب تیرا مری زندگی کی نوید
جانِ جاں ایک دوجے کے ہم۔بس کہ تو مجھ میں ہے اور میں تجھ میں ہوں

تاج رسول طاہر

تقسیم

دیکھ لو
زندگی آج بھی
جس میں شادابیاں تم سے ہیں
چاہتوں کے ذخیروں میں گم رونقیں
تم کو ڈھونڈیں بہت تم کو چاہیں بہت جس طرح
پھول نکہت بنا کچھ نہیں شوخیاں حسن بن کچھ نہیں
آؤ مل بیٹھ کر بانٹ لیں !غم مرے اور خوشی تم میں تقسیم ہو

شکوہ

تشنگی
رہ گئی آج بھی
جب گزر کے گیا پاس سے
اجنبی کی طرح بے حسوں کی طرح
وہ جسے ہم نے چاہا بہت مان سے آن سے
آبرو تھی محبت کے پندار میں تب سمٹی ہوئی
جس طرح وہ گیا کوئی جاتا نہیں اس طرح دل دکھاتا نہیں

حیاؔ قریشی

سُن ذرا

ہم سفر

سن ذرا، مسئلہ

راستہ یہ ترا اور مرا

ساتھ چلتے ہوئے ، کتنا مشکل ہوا

ہجر کے موڑ پر کیسی لاحق ہوئی ہے وبا

ساتھ رہتے ہوئے، سانس لیتے ہوئے، بڑھ گیا فاصلہ

جس کے نارسا ایسے ماحول میں چھوڑ دیں ہم انا، سن ذرا!

دانش اسلمی مہوارہ

ماں

ماں

میری ماں!

آپ ہیں آپ ہیں

باغِ جنت مری بالیقیں

آپ سے ہر خوشی میری وابستہ ہے

آپ سے ہے بسی گھر میں رونق مرے میری ماں!

سایہ سر پر مرے ہے فگن آپ کا اس لیے ہوں مگن

کہ کرم ساتھ ہے آپ کا خوف کس بات کا مجھ کو ہو میری ماں!

دلشاد نسیم

زندگی

زندگی
ست سُری بانسری
تھوڑے سے آنسو تھوڑی ہنسی
ہے کہیں پر تو غم اور کہیں ہے خوشی
عمر بھر ہم نے کی بندگی، بس تری زندگی
بندگی کو مری، دلبری کو مری، کب ملی روشنی
زندگی سانس لیتی رہی، جیتی مرتی رہی پر رہی شبنمی

فیصلہ

فیصلہ
دوریوں کا کیا
فیصلہ تھا کہ تھا فاصلہ
دور ہوتے گئے بڑھ گئے فاصلے
فاصلے کیا بڑھے زندگی رک گئی تھم گئی
پنچھی گاتے نہیں، پھول کھلتے نہیں، دل مچلتے نہیں
ڈاک آتی نہیں، خبر لاتی نہیں، کوئی پل رہ گیا درمیاں

اُداس رُت

کس قدر
زندگی تھی حسیں
اب نہیں ہے صنم تیرے بن
اب نہ وہ رنگ ہیں اب نہ وہ ڈھنگ ہیں
زندگی کیا یونہی بے دلی سے گزر جائے گی
اس کو میری کبھی تو خبر جائے گی، یاد کرتی ہوں میں
دن کو اب رات یوں کرتی میں چاندنی اوڑھے چندا کو تکتی ہوں میں

جدائی

جدائی
یہ لپٹی ہوئی ہے
کسی بیل کی طرح سے ہی
میں گھائل ہوئی جا رہی ہوں مسلسل
کوئی رُت ہی آئے سنوارے مرے دن، کہ تم بن
نہیں لگ رہا ہے مرا دل کہیں پر تمہاری قسم ہے
نظر چوکھٹوں سے ہی ہٹتی نہیں ہے، جدائی کمائی ہوئی ہے

رزاق تحسین

جیون میلہ

بہکا
من یہ میرا
چاہت سے جو تیرا
جگ میں کھلنے آئے تھے گل
اب تو سانسیں مہکیں تیرے پہلو
سر جو رکھیں اپنا ہم، پر کوئی پرکھے
جیون میلہ کیسے بہکا بھڑکا من یہ تحسیںؔ!

اجنبی

اجنبی
آشنا اب نہیں
چاہتیں بے ثمر، بے اثر
اب مرا ہو کہاں یوں بسر، سر بسر
جب ترا ہو گیا رابطہ منقطع، نا گہاں
لٹ گیا دل مرا، کیا ہوا؟ جو ہوا، یہ ستم کیوں ہوا؟
رہ گئی زندگی، وہ نہ تھی جو مری، جانے کیا ہو گیا؟ اجنبی!

کبھی تو

کبھی تو یوں
محبتیں سمیٹ لو
عنایتیں برسنے لگ گئی ہیں اب
خدا کا ہے، کرم بھی، زمین و آسمان پر
بنائے ہیں تمہارے واسطے اسی نے سلسلے، کبھی یہاں
مگر سنو! دلوں سے نفرتیں نکال دو ذرا، محبتیں سمیٹ لو
کبھی تو یوں، محبتیں دکھاؤ تم، محبتیں لٹاؤ تم، محبتیں سمیٹ لو!

ادائیگی

ادائیگی
کرو ابھی جلا رہا
مرا چمن کہاں رکے کہاں کھلے
ابھی مری وہ زندگی بتا رہی وہ داستاں
چمن چمن سے آشنا کلی کلی سنا رہی ہے گیت بھی
وہ گیت رنگ سے بہار چھلک اٹھے مہک اٹھے تمہارے واسطے صنم
بلا رہے ہیں اب مجھے یہ کہکشاں یہ وادیاں کہاں کرے یہ زندگی ادائیگی

روبینہ شاہین بینا

کل کہانی

سوچو!
دنیا کیا ہے؟
ہر شے اس کی فانی
سانس چلے تو سب کچھ جاری
رک جائے تو جیسے سب کچھ ٹھپ ہو
رشتے، ناطے، دنیاداری، ختم کہانی
کون کسی کو یاد رہا ہے، کس کو اتنی فرصت

اے خدا

یہ وبا
قہر ہے قہر ہے
رحم کر رحم کر اے خدا
التجا ہے یہ تجھ سے کہ اب بخش دے
ہم نے مانا کہ ہم سب سدا کے گناہگار ہیں
تو ہماری خطاؤں پہ کر نہ نظر، کر دے رحمت ادھر
ہم تری آزمائش کے قابل نہیں، ہم نہیں اس قدر معتبر!

ہائے بے بسی

ماتم
ہمسائے میں
اور میں جا نہ پاؤں
ہائے کرونا تیری گھاتیں
تڑوا ڈالا تو نے یہ بھی رشتہ
کیسی وحشت، کیسے گمانوں میں ڈالا ہے
ایک نئی تہذیب کی رکھ دی ہیں بنیادیں گویا

مرحبا!

مصطفیٰ ﷺ
آ گئے مرحبا
شاہِ مشکل کشا
بت کدے گر گئے سب کے سب
ہو گئی روشنی، مٹ گئیں ظلمتیں دہر سے
ہر طرف چھا گئی رحمتوں کی گھٹا بن کے آسِ ضو
کتنی صدیوں کی پژمردگی مٹ گئی، زندگی ہمسفر بن گئی

بیٹی

بیٹی
رحمت رب کی
ٹھنڈک آنکھوں کی ہے
اس کے دم سے رونق گھر میں
لیکن چڑیا بن کر اڑ جاتی ہے یہ
سونا سونا کر کے انگنا جیسے گھر کا
ماں کے گھر سے لے جاتی ہے کتنی خوشیاں بیٹی

ریاض انزلو

کج رو

دردر

تیری خاطر
جا کر سوزِ دل سے
ہر مشکل سے آزادی کا
پرچم گاڑھا پر تم پھر بھی دیکھو
تتلی جگنو کا غم لے کر اپنی عادت
میں گم سم ہوں، کیسے رہرو! کیسے کج رو!

سیدہ منوّر جہاں منوّر

سرمستی

آگہی
روشنی کی کلی
اُس سے وابستہ ہے زندگی
بندگی، آگہی سے مکمل ہوئی
دل لگی جب ہوئی بڑھ گئی اس طرح بے خودی
پھر مسلسل جو دل سے بڑھی دل کی قربت منوّر مری
مجھ پہ چھانے لگی، چاہتوں کی گھٹا، بے کراں ہوگئی زندگی

شاہد سیّد

دنیا

پھول کا
حسن ہے عارضی
اور محبوب کا حسن تو
دائمی دائمی رہنے والا سدا
سوچتا ہوں محبت ہے دلکش یا یہ حسن ہے
دل ربا، سن کے سرگوشی دل کی بکھر پھول گیا کہہ چلا
پھیل خوشبو گئی بول کے، حسنِ محبوب کو ہے دوام عشق سے

صوفی بستوی

ایک سوال

کس لیے
تم سے بھی مل گئے
رابطے زیست میں جب ہوئے
منزلوں کے سفر پر رواں قافلے
تم نے دیکھا بھی تھا راہ کتنی کٹھن تھی مگر
تم تو خاموش تھے تم نے کچھ نہ کہا ساتھ چلتے ہوئے
کس لیے اب پشیمان ہو جب قریں آ گئے ہیں گلستان کے

تو

تیرا
چہرہ اچھا
لگتا ہے ہم سب کو
کتنا سادہ کتنا بھولا
سورج جیسا روشن چہرہ تیرا
جیسا باطن ویسا ظاہر چہرہ تیرا
سب ہیں تیرے قائل سب ہیں تیرے بھائی صوفی!

صادق انور اثری نذیری

محبت

سنو جاناں
مجھے تم سے محبت ہے
محبت تم کرو مجھ سے، یہ چاہت ہے
مرے تم سامنے آؤ وفا کے گیت پھر گاؤ
غزل میری بنو تم ہاں مری آنکھوں میں بس جاؤ یہ الفت ہے
مرے ہی خواب تم دیکھو مجھے محسوس بھی کر لو مری بانہوں میں آ جاؤ غنیمت ہے
تمھیں احساس ہے میرا ضرورت ہے مجھے ایسی حسیں آنکھوں میں کھو جاؤ یہ رغبت ہے

یاد ہے وہ

ذکر اس کا
کر رہا ہوں آج پھر سے
جو مجھے یوں چھوڑ کر تنہا گیا تھا
اس کی یادیں اب بھی ہیں اس دل میں روشن دیکھ لے تو
جس نے میری ہر خوشی کو روندھ کر غم دے دیا مجھ کو سہانا
دیکھ لو اہلِ زماں تم آ گیا اس بزم میں پھر لوٹ کر اس کا دیوانا
اس کو جانا ہے تو جائے اپنی خوشیاں وہ منائے میں تو اب لکھنے لگا اپنا فسانہ

توحید

مرے مولی
نہیں کوئی ترا ثانی
عبادت میں تو تنہا ہے مرے مولی
تری ہی بادشاہت ہے تو رب العالمیں مولی
تو خالق ہے تو مالک ہے تو رازق ہے سہارا تو ہی سب کا ہے
جسے تو راہ دکھلائے وہی تو راہ پاتا ہے ترے بن تو نہیں کچھ بھی
تو بیٹھا عرش پر ہے پر احاطے میں سبھی کچھ ہے کہ ایسا علم ہے تیرا مرے مولی

حمد

رات بھر
یاد رب کو کیا
زندگی معتبر ہو گئی
میں پریشاں تھا غم سے، بہت، آپ سے
رو کے ہم نے کہا آپ نے سن لیا، واقعی!
آپ ہی کی غلامی میں ہیں آپ ہی کی ریاست میں ہیں
آپ خالق ہیں مالک ہیں داتا مرے آپ سے مانگتے ہیں سدا

عبدالجبار بٹ

زندگی

زندگی
بندگی، روشنی
ورنہ شرمندگی زندگی
ہے قدم در قدم امتحاں، امتحاں
جو چلا راستے پر مسافر تو منزل ملی
ڈگمگایا جو رستے سے، دے کے رہے گی سزا زندگی
زندگی، موت، پھر زندگی، پھر سزا یا جزا، تا ابد زندگی

احسان

احسان
ہیں لاکھ احسان
مجھ کو بنایا جو انسان
خالق تُو، مالک تُو، تُو ہی ہے رحمان
یہ آس، یہ آرزو، چاہ، خواہش، طلب، شوق
پورے کیے کتنے ارمان، پھر بھی جتایا نہ احسان
صد شکر تیرا جو بخشا ہے ایمان، کیسے چکاؤں میں احسان

علیم اسرار

چائے

چائے
کوئی تو لائے
کوئی تصویر بنائے
الجھی آنکھوں میں سمائے
چائے پر بات کرے کوئی پاس بلائے
بزمِ تصور میں سجائے حسیں رنگ جمائے
مٹی کے کلھڑ کسی کے لمس کی خوشبو یاد دلائے

ہم تم

ہم تم!
زیست کا عنواں
رنگیں جیسے موسم
روشن روشن چہرے روشن
آنگن آنگن مہکے گُل کی خوشبو
دل درپن میں ہوتے ہیں جو تارے روشن
ہم تم افسانوں میں ہر قصے میں ہم دم ہم تم

فرات حسین

ملاقات

کہو کب؟
ملاقات ہوگی
کہ پھر جھلملائی امیدیں
سمٹنے لگے ہیں ندی کے کنارے
چمن میں کھلے گل مہکتی ہیں دلکش بہاریں
ابھی عید بھی آئی تھی اس بہانے ہی آتے مگر تم
نہیں آئے میں نے بھی اک سال جوڑا کہا پھر ملاقات ہوگی

تم

میں اور کہوں کیا؟
سوا تمہارے کہا بھی کیا ہے؟
تمہیں ہو محور مری تمنا، مری خوشی کا
مرا تخیل تمہیں ہو سرگم غزل کی دھن تم غزل سراپا
اندھیر دل میں چمکتا جگنو ہو جیسے جادو مہکتی خوشبو چمن میں ہر سو
تمہیں کو پایا جدھر بھی دیکھا میں کیسے کوئی خیال باندھوں، ہر ایک جا بس تمہیں ہو جاناں
گلوں پہ شبنم دمک رہی ہے مہک رہی ہیں تمہاری سانسیں، یہ چاند کیا ہے؟ تمہارا چہرہ مرا تصور

مجھ میں تو

پنچھیو!
گیت گاتے چلو!
پیار کی دھن سناتے چلو!
گیت جس کی ہے لے دل ربا! دل نشیں!
پنچھیو! مت رکو! نہ جھکو! وقت کو تھام لو!
ساتھ میں اپنے ہمدم ملاتے چلو! گیت گاتے چلو!
گلشنوں میں ترانے لٹاتے چلو! پنچھیو! پیار کے گیت گاتے چلو!

ریاضؔ احمد قادری

نعت

مدینہ
وفا کا نگینہ
خدا کی ولا کا قرینہ
نبی ﷺ کی محبت کا احسن خزینہ
یہیں کا ہے ہر دن منور، درخشاں شبینہ
ملے گا ہر اک کو مدینے میں آ کر سخا کا دفینہ
ریاضؔ آج جائے گا طیبہ میں اور لوٹ کر واپس آئے کبھی نہ

قدسیہ ظہور

سوال

کیوں جی؟
کیسے سوچا؟؟
کیوں جیتی ہوں تم بن؟
کیونکر ایسے جینا ٹھہرا؟
کیسے کیسے غم سہتی ہوں میں بھی؟
تم بن جینا ہوگا، کب تک ایسا ہوگا؟
کیا تم آن ملو گے پھر سے؟ کیا تم لوٹ آؤ گے؟

محمد احمد زاہد

رحمتوں کی آرزو

تھی گھٹا
کی حکومت بپا
زندگی سب کی تھی بے ضیا
آگہی، روشنی کی نہیں تھی بقا
رہنما ہو کوئی یہ تھی سب اہلِ دل کی صدا
رحمتوں کی لیے آرزو، منتظر تھے سب اہلِ ہدیٰ
پھر کرم رب کا ایسا ہوا، آگئے مصطفٰےﷺ مرحبا مرحبا

محمد ﷺ ہمارے سہارے

محمد ﷺ
ہمارے سہارے
مدد مل گئی جب پکارا
ہے ان کو غریبوں یتیموں
نے غم کی گھڑی میں وہاں سے نہ خالی گیا ہے
سوالی بھی کوئی بھرے سب نے دامن مرادوں سے اپنے
یہی آرزو ہے خدا سے ہمیشہ لبوں پر ترانے ہوں ان کے

محمد خلیل الرحمن خلیل

محمد ﷺ

مدینہ
کھجوروں کی بستی
جہاں خاتم الانبیا تھے
ہزاروں درود و سلام ان پہ پڑھ کر
بتاؤں انوکھی نرالی یگانہ سی باتیں
جہالت مٹا کر اخوت جگا کر خدا سے ملا کر
محمد ﷺ نے دنیا کی پہلی فلاحی ریاست کی بنیاد رکھی!!!

ایک خواب

لاجواب
بہترین ایک خواب
دیکھتا تھا بے شمار و بے حساب
ایک دن تو چل پڑا سجا کے دل میں اک تلاش
ہر نگر میں، ہر چمن میں، جنگلوں میں، پانیوں میں ڈھونڈتا تھا
خلوتوں میں، دوستوں کی محفلوں میں، چاہتوں کے راستوں میں کھوجتا تھا
تو خلیل عکس تک نہ پاسکا ہے خواب تھا کہ زندگی کا اک سراب ہاں سراب؟

محمد شبیر انصاری

آجا!

میں ادھر
آج کل تم کدھر
دشمنی بھول کر آ ادھر
آج کیوں سوگئی دل ربا بے خبر
آ ادھر لے خبر جان من کر چکے نام گھر
مان جائے صنم پیار ہے آپ سے رو رہا یہ جگر
ڈھونڈتا ہے جگر آ بھی جا دیکھتا شہر ہے آپ کو کیا خبر

محمد یاسین مہروی

دعا

پیارے!
وہ سارے کے سارے
بہاروں کے جیسے نظارے
وہ گلیاں وہ کوچے وہ رستے جہاں پر
خدا کے نبی ﷺ کے، قدم مَس ہوئے ہیں، جہاں پر
خدا کی عنایت کرم اور رحمت برستی ہے ہر پل
خدایا، اُسی شہر کی تُو زیارت کرادے، مدینہ دکھادے

محمد یعقوب اطہر

خواب گرداب

خواب ہیں
سارے گرداب ہیں
یہ جو مجبوریاں، دوریاں
میرے دل میں بھی پیوست ہیں، ہاں مگر
ہر قدم پر ہی تجدید ہے تیری بس دید ہے
تُو نے دیکھا تو ہوگا یہاں وقت کے خونی سیلاب ہیں
اس سے کیسے بچیں، زندہ کیسے رہیں سارے گرداب ہیں خواب ہیں

مونا نقوی

کسے خبر ہے

چلا گیا ہے
جو چھوڑ مجھ کو گلی گلی وہ
پھرا کرے گا، ہنکا کرے گا پرانا رستہ
مگر مجھے یہ یقین ہے وہ کبھی کہیں پر نہ پا سکے گا
ہماری طرح ہمارے جیسا جہان بھر میں اسے کہیں پر نہ مل سکے گا
وہ چپکے چپکے تمام راتیں ستاروں سے پوچھتا پھرے گا مکان میرا نشان میرا
اسے خبر ہی نہیں ہے یہ لیکن جسے محبت جدا کرے تو خدا بھی پھر امتحان لے گا کسے خبر ہے

اے خدا!

جب سنوں
ذکر تیرا سنوں
میرا دل یہ کہے اے جلی
آرزو بس تری گفتگو بس تری
لب پہ جاری رہے یا خدا ذکر یہ ہر گھڑی
زندگی کو ملے دلکشی، بندگی کی ملے روشنی
اے خدا خوف دل سے ہٹا بخش دے تیرے در پر جبیں ہے جھکی

نادیہ سحر

تجسس

ملیں گے
کبھی زندگی کے
کسی موڑ پر تو کہیں گے
اُسے جانِ جاناں اذیت کی راتیں
بہت کاٹ لی ہیں مگر اب اجازت اگر ہو
تسلی دل کو ذرا جھانک لوں میں بھی دل میں تمہارے
پرانی محبت ہے باقی ابھی یا وہی عشق کا سلسلہ ہے

محبت

کبھی سوچو
کبھی دیکھو کبھی پرکھو
محبت کے اصولوں کو کبھی پڑھ لو
تمہیں معلوم ہوگا یہ محبت کی کتابوں سے
جہاں کے سارے رنگوں میں نمایاں رنگ ہے بس اس محبت کا
جو رنگا رنگ چاہت کی بھی کلیاں سجاتا ہے، خدا تک لے کے جاتا ہے
حقیقت میں صداقت کا یہی رستہ ہے دنیا میں چلے جو اس پہ وہ کامل مسافر ہے

خودکلامی

سحر
دل و نظر
اٹھے کدھر کدھر
کبھی ادھر، کبھی ادھر
کرن کرن، تر انگر، مگر
نہیں نہیں، کہیں نہیں، تر اگزر
کہ رہ گزر، تجھے ابھی ملی نہیں، ٹھہر!

سنو!

سنو! جاناں
سنہرے دل کو ٹھکرا کر
چنا جو راستہ تم نے، چلو اس پر
کہ قسمت میں یہ ہونا ہے، فقط رونا ہی رونا ہے
چبھیں جو کانچ کی صورت، سنو وہ خواب کیوں دیکھے محبت میں
ملا ہی کیا بھروسہ کر کے اک انجان سائے پر، پرائے پر
سسکنا ہے تڑپنا ہے، حقیقت کھل گئی آخر، کرو کچھ بھی مگر کوئی نہیں اپنا

شہناز رضوی

وارفتگی

ملے جب تم
سبھی موسم ہوئے رنگیں
کھلا دل پر، محبت زندگی ٹھہری
مری جاں عہد لینا ہے رہو گے ساتھ ہر لمحہ
کبھی تنہا نہ چھوڑو گے، تمھارے بن، مرا دل اب نہیں لگتا
تمھی ہو بس تمھی ہو بس، نگاہوں میں سمائے ہو، مجھے اپنا بنائے ہو
کہاں کیسے چھپاؤں میں تمھیں سب کی نگاہوں سے تمھارا عکس آنکھوں سے چھلکتا ہے

محبت

محبت
مری زندگی ہے
محبت مری شاعری ہے
تجھے کیا خبر یہ مری آگہی ہے
یہی بے خودی ہے، یہی بے کلی بندگی ہے
محبت کے دم سے مرے دل کی دنیا حسیں تھی، حسیں ہے
محبت نہیں ہے تو شہناز دنیا کے دامن میں کچھ بھی نہیں ہے

نذیر اظہر کٹیہاری

زندگی

زندگی
کیا ہے، کچھ ہے خبر؟
زندگی نام ہے بندگی
کا، جو انعام ہے خوب سے خوب تر.
اس کو ضائع نہ کر یوں ہی بیکار تو، کیوں کہ رب
تجھ سے پوچھے گا اس کے تعلق سے روزِ قیامت، تو پھر
قدر کر زندگی کی، کہ ہر لمحہ گزرے فقط ذکر میں اپنے رب کے

حمد

خالق!
تو خالق ہے!
تو مالک ہے سب کا
تجھ سے یہ دنیا ہے روشن
تازہ ہے تیرے دم سے یہ گلشن
دریا کا پانی، موجوں کی طغیانی، یہ
سورج، چاند، ستارے سارے، سب تیرے شہکار

نورالعلمہ حسن

اشرف المخلوقات

وہ جنگل
جو تو نے تھا کاٹا
نہیں کچھ کہا اس نے اب تک
پہ قدرت تو سب کی ہی سنتی ہے سو وہ
درختوں کی بھی سن چکی ہے، وہ بے گھر پرندوں
کی بولی سمجھتے ہوئے ٹڈیوں کے عساکر کو بھیجے
سبق تجھ کو دیتی ہے کہ وصف اشرف کا پانے کے قابل نہیں تو

شعر و خلوت

شاعرو!
شاعری زندگی
زندگی، تلخیاں، بیکسی
لفظِ من، امرت و قند و گل، روشنی
مہر و مہ خلوتوں میں سبھی پر ہیں جلوہ نشیں
جن کے اطراف جھرمٹ درخشاں ستاروں کے چھائے ہوئے
اس طرح مصرعے محفلوں میں ہیں شاعر پہ گھیرا بنائے ہوئے

دانش خلیل

خواب اور تعبیر

خالی
رہ جاتی ہیں
خوابوں سے کچھ آنکھیں
اور کچھ رہتی ہیں سرگرداں
تعبیروں کے پیچھے جیون بھر ہی
دلِ عاشق کا جو چاہے وہ ملتا کب ہے
گلِ الفت کا دانش حسبِ خواہش کھلتا کب ہے

آجا

پری وش
مرے خوابوں میں آ
سلگتی ہیں، آنکھیں ہیں پیاسی
مرا دل بھی دیدار کی بھیک مانگے
کہ دن رات کٹتے نہیں اب ہیں تنہا، تو آجا!
خیالوں کو رنگوں سے اپنے سجانے، جلا دینے آجا!
محبت میں رستہ ترا دیکھتا ہوں، مٹا دوریاں! اب تو آجا!

نوید ظفر کیانی

الخبیر

کوئی تو ہے
جو زمین و آسماں کی
لکھ رہا ہے ہر کہانی جانے کب سے
جامعیت ہر جزو میں ہے، ہر حوالہ معتبر ہے
جانے کتنے ازلوں سے جاری عمل ہے، کوئی ''لیکن'' ہے نہ ''پر'' ہے
یہ جہاں کہ جس میں ہم تم رہ رہے ہیں ایسی ایسی کتنی ہی دنیاؤں کا نگران ہے وہ
ہاں مگر ہر ایک کے ہر پل کی خبریں اُس کو رہتی ہیں، کوئی بھی اُس سے چھپ سکتا نہیں ہے

تو اور میں

میں بھی
ایک معمہ
تو بھی ایک پہیلی
اپنے اپنے پرتوں میں ہیں
گویا سب ہیں پیاز کے چھلکوں جیسے
وقت کے ناخن کھرچے جائیں، کھرچے جائیں
اور کیا پائیں؟ ایک خلش، اک روگ، اک غم اور بس!

انڈیا

گلشن
آتش کا ہے
ہر ہر شاخ پہ شعلے
کھلے ہوئے ہیں اور سرانڈ
اقدار و تہذیب کے جلنے کی ہے
نفرت کی کرپانوں پر ہے خونِ ناحق
ایسے منظر اکثر اپنی آگ میں جل جاتے ہیں

مائے نی میں کنوں آکھاں!

ماں جی!
کس سے کہوں میں؟
کون سنے گا میری؟؟
ہر رشتہ اب آگ ہوس کی
اس میں کون جلے یہ اس کی بلا سے
جلتے بجھتے جیون کا بے انت سفر ہے
دھوپ میں پیڑ کی چھاؤں ہے کیا، یہ میں نے اب جانا

گماں کا آسیب

مسافت
کڑی تو ہے لیکن
حدِ ممکنہ میں ہے اب بھی
مری آرزؤں کا شہرِ نگاریں
مگر مجھ کو بڑھنے نہیں دے رہا ہے ذرا بھی
گماں کا اک آسیب جو میرے قدموں سے لپٹے
مرے راستے میں کھڑا ہے، عجب غیر مرئی سی دیوار بن کر

نالہ لئی کا پل

میں اور تم
لئی کے پل کو
رکھیں پاؤں کے نیچے
اس پر سے ہم روز گزر کے
اپنے اپنے دفتر آتے جاتے ہیں
لیکن جب یہ ساون کی شہ پا کر اُبلے
تو پھر اس کا پانی تیرے میرے سروں سے گزرے

شرائط

لڑکی
وہی ہے اچھی
جس کی رنگت گوری
جس کا عین کتابی چہرہ
جس کی آنکھیں جھیل سی گہری ہوں
جس کے گیسو لمبے لمبے کالے کالے
نیک بھی ہو اور میری صورت پر نہ ٹھٹھا مارے

بد قسمتی

سسٹم
اپنے ہاں کا
گوروں کا ہے ورثہ
ہم سے تو کچھ ہوا، نہ ہو گا
اس کو بدلنا ہے لیڈر کا وعدہ
پر جب ہو گا "ڈِ بی کتا" کرتے جو گا
تب تک ہر اک شاخ پہ اُلو بیٹھ چکا ہو گا

یہ شیوہ نہیں آساں

سدا سے
یہ عادت ہے میری
میں جب جاگتا ہوں سویرے
تو آئینے کے سامنے بیٹھتا ہوں
اور آئینے میں جو نظر آئے اُس کی مدد سے
میں بوتھے کے کھلیان میں لے کے ریزر چلا دیتا ہوں ہل
سو ہو جاتی ہے شیو یوں مل ملا کے (نمیں کلے بندے دا ایہہ کم)

ہاشم علی خان ہمدم

دُعا

اللہ
سب تعریفیں!
تیری ہیں، تو رب ہے!
ساری دنیاؤں کا خالق
تو رحمٰن، رحیم ہے، دیں کا مالک
سیدھا رستہ، گم راہی سے دور دکھا دے
میرے اللہ! منعم ہیں جو ان کے ساتھ چلا دے

قُل

قل ہو اللہ
ایک ہے بس، جو احد ہے
وہ صمد ہے، لم یلد ہے، لم یولد ہے
لم یکن اللہ جمد جس کی، ایک ہے بس، ایک ہے بس
ایک اللہ، ایک مولا، ایک داتا، ایک خالق، ایک مالک
ہر گھڑی تکبیر ڈی این اے کے اندر گونجتی ہے، دل کی دھڑکن بولتی ہے
وہ خدا جو بندگی میں، زندگی کا درس ہم کو دے رہا ہے، ایک ہے بس قل ہو اللہ

یاسر فاروق

محمد ﷺ

محمد ﷺ
محمد ﷺ کی عظمت
محمد ﷺ سراپائے رحمت
محمد ﷺ ہدایت ، محمد ﷺ شریعت
محمد ﷺ کی سیرت ، نبوت کی رفعت
محمد ﷺ کی بیعت ، عقیدت ، اطاعت ،محبت ، مؤدت
محمد ﷺ امامِ رسالت ، محمد ﷺ کے سر تاجِ ختمِ نبوت

ست رنگی

ست رنگی
ستائیس مئی، سن بیس
تجریدی، تاریخی دن ٹھہرا
جب دل نے حرفِ نو، دھڑکایا، مہکایا
جیسے خوش بو مہکی، پھولوں کے رنگوں کی خو مہکی
نیلے، پیلے رنگوں میں کلیوں سے تتلی کے پر دیکھے رقصاں
ست رنگی میں کومل سارے گاما پا دانی کے سر نظمائے ہیں ہمدم

آگہی

استعارہ
آگہی ہے، شاعری ہے
استعارہ سبز لفظوں کی زمیں ہے
اس زمیں پر روشنی کے پھول کھلتے جا رہے ہیں
روشنی کی نیلی کرنیں، زندگی کے آئنے پر پڑ رہی ہیں
نیلگوں سے سبز ہوتی بو دگی میں برگ، پتے، رنگ، خوشبو دیکھتا ہوں
اور یہ سب استعارے (سبز دھارے) آگہی کے عرصۂ آہنگی سے پھوٹتے ہیں

نغمۂ ہجر

محبت
فسانہ ہوئی ہے
فضائے تمنا میں پھیلی
کیا سوگوار اور روانہ ہوئی ہے
دلوں کو سکھایا ہے یادوں پہ کرنا گزارا
جو دیکھو جو سمجھو تو جیتا کوئی اور نہ ہارا ہی کوئی
لبِ عشق پر آخرِ کار جاری یوں بن کر ترانہ ہوئی ہے

ذہینہ صدیقی

اُمید

جیون
میرا تم بن
دل کو چین نہ دے گا
باور میرے دل کو نہیں ہے
لیکن پھر بھی ہے امید سی دل میں
میرا رب تو میرے ساتھ رہے گا ہمیشہ
مجھ کو یقیں ہے تیرا ساتھ نہ چھوٹے گا جیون بھر

محمد ظہیر قندیل

مرے خدا!

مرے خدا!
مرے خدا! ترا جہاں
مرے خدا ترا جہاں کہیں چلا!
اسے تو روک لے، اسے تو تھام لے، مرے خدا!
کہ اب ہمارے بس سے ہے نکل چلا، ترا جہاں مرے خدا!
وبا ہے اک بلا، کہاں سے آ گئی بلا! نگل رہی ہے ایک ایک کو
ہوا تو کیا ہوا؟ بشر بشر سے ڈر رہا ہے کیوں؟ مرے خدا! تو دیکھتا رہے گا کیا؟

اقبال اشعرؔ



نام محمد اقبال، تخلص اشعرؔ، تعلیم: ایم فل۔ درس و تدریس کے پیشے سے منسلک ہیں۔ اٹک، پاکستان میں رہائش رکھتے ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۱۹۹۹ء میں کی۔ اصنافِ سخن میں غزل، نظم، حمد و نعت اظہار کا مرغوب وسیلہ ہیں۔ کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی، نہ ہی مستقبل قریب میں اس کا امکان ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ۔

اشعرؔ ستا رہی ہیں یہ موسم کی تلخیاں　　　　پھرتے ہیں تتلیوں سے گریزاں کیئے ہوئے

ای میل sardariqbal.ak@gmail.com

اسعدؔ لاہوری



نام محمد جریر، تخلص اسعدؔ، تخصص فی الفقہ والحدیث معاً کے طالبِ علم ہیں۔ مسلم نگر، اڈہ پلاٹ، ضلع لاہور، پنجاب پاکستان میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتدا گیارہ سال قبل کی۔ اصنافِ سخن میں حمد، نعت، منقبت غزل، قصائد، نظمیں، نثر پارے، کہانیاں، کالم وغیرہ لکھنا پسند کرتے ہیں۔ فی الحال کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ نمائندہ شعر ہے ۔

کیا بتاؤں کیا مزا سرکار کی مِدحت میں ہے　　　　نعت لکھتا ہوں تو لگتا ہے کہ دل جنت میں ہے

ای میل asadlahori869@gmail.com

محمد یاسین مہرویؔ



نام محمد یاسین، تخلص مہرویؔ، تعلیم ایم ایس سی فزکس۔ سرکاری ملازم ہیں۔ پہاڑ پور ڈیرہ اسماعیل خان میں رہائش ہے۔ شاعری کی ابتداء ۲۰۰۵ء میں کی۔ اصنافِ سخن میں نعت، حمد، غزل وغیرہ میں لکھنا پسند کرتے ہیں۔ کتاب فی الحال کوئی شائع نہیں ہوئی۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ۔

دُھوم ہے ختمِ نبوّت کی جہاں میں اس طرح　　　　ہر مخالف خوف سے دوچار ہے، سرکار کا

ای میل ایڈریس mymehrvi@gmail.com

محمد ایوب دلبرؔ



نام محمد ایوب خان، قلمی نام ایوب دلبرؔ، تعلیم ایم اے جغرافیہ ریجنل ڈیولپمنٹ / ایم اے انگریزی۔ بی ایڈ۔ لیکچرر محکمہ تعلیم جموں و کشمیر ہیں۔ ہنجواہ کپوارہ کشمیر میں رہائش ہے۔ شاعری کی ابتداء ۱۹۹۵ء میں کی۔ اصنافِ سخن میں غزل، نظم، افسانہ نگاری (کشمیری و اردو زبانوں میں) کرنا پسند کرتے ہیں۔ ایک کتاب زیرِ تکمیل ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ۔

مکینوں نے اگرچہ چپ سادھ لی ہے　　　　زبانِ حال سے گھر بولتا ہے

ای میل khanzada61@gmail.com

محمد دانش رضا اسلمی



نام محمد دانش رضا اسلمی، تخلص دانش، تعلیم حفظِ قران، مہوارہ، اورائی، مظفر پور، بہار انڈیا میں رہائش پذیر ہیں۔ اصنافِ سخن میں حمد، نعت، منقبت، غزل اور نظم میں طبع آزمائی کرنا پسند کرتے ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۲۰۱۲ء میں کی۔ تاحال کوئی تصنیف شائع نہیں ہوئی۔ نمائندہ شعر ہے۔

در پر جو تمھارے جان نکلے موت ایسی ہو پھر ملال کہاں

ای میل mddanishsaqib@gmil.com

ذہینہ صدیقی



نام ذہینہ صدیقی، تخلص ذہینہ، انگریزی اور اردو میں ایم۔ اے، ایم۔ ایڈ ہے، علاوہ ازیں آیورویدرتن، براڈ کاسٹنگ اور اینکرنگ کی ٹریننگ، اسکرپٹ رائٹنگ اور ایڈیٹنگ کی ٹریننگ کے کورس کیے ہوئے ہیں۔ ٹیچنگ اور براڈ کاسٹنگ کے شعبوں سے وابستہ ہیں۔ رہائش نئی دہلی میں ہے۔ شاعری کی ابتدا نویں کلاس سے ہوئی۔ پسندیدہ اصناف سخن میں غزل، نظم، قطعات، افسانے، کہانیاں وغیرہ شامل ہیں۔ دو شعری مجموعے زیرِ اشاعت ہیں۔

شہناز رضوی



نام شہناز رضوی، تخلص شہناز، تعلیم گریجویشن، پی آئی اے میں افسر ہیں۔ رہائش شہر کراچی ہے۔ شاعری کی ابتدا محض چودہ برس کی عمر میں کی۔ اصناف سخن میں حمد، نعت، منقبت، سلام، مرثیہ، نوحہ، غزل، نظم بھی پر لکھنا پسند کرتی ہیں۔ ایک شعری مجموعہ "متاعِ جاں" کے نام سے موجود ہے۔ ایک مجموعہ زیرِ طبع ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

صرف ممتا کا جوش تھا ورنہ آبِ زم زم رواں نہیں ہوتا

جیا قریشی



نام حمیدہ قریشی، تخلص جیا قریشی، تعلیم بی ایس سی بی ایڈ، شعبۂ تعلیم سے وابستہ ہیں۔ اسلام آباد مین رہائش پذیر ہیں۔ شاعری لگ بھگ دس سال سے کر رہی ہیں۔ گزشتہ دنوں ان کا ایک مجموعۂ کلام بعنوان "مجھے بھی سانس لینے دو" شائع ہو چکا ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

کردار زمانے پہ جیاؔ راج کرے گا عورت ہوں مگر مرد پہ سرداری کروں گی

ای میل jiya.qureshi@gmail.com

صوفی بستوی



نام محمد معین الاسلام، تخلص صوفی بستوی، تعلیم ایم اے، بی ایس سی، ایم ڈی ای ایچ، ایل ٹی، ریٹائرڈ پرنسپل ہیں۔ رہائش لکھنو، یوپی (انڈیا) میں ہے۔شاعری کا آغاز ۱۹۸۰ء سے کیا۔اصنافِ سخن میں نظم،غزل،قطعہ وغیرہ پسندیدہ ہیں۔ایک عدد کتاب زیرِ طبع ہے۔اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

قدرت نے ہمیں تازہ ہوا بخش دی ورنہ　　ہر عیش امیروں ہی سے منسوب رہا ہے

ای میل islammoinul827@gmail.com

تاج رسول طاہر



نام تاج رسول، تخلص طاہر۔بی اے کیا ہوا ہے۔ملازمت کرتے رہے ہیں اور اب ریٹائرڈ زندگی گزار رہے ہیں۔ راولپنڈی میں رہائش پذیر ہیں۔شاعری کی ابتداء ۱۹۷۶ء میں کی۔اصناف سخن میں نظم،غزل،قطعہ،حمد و نعت و منقبت،طنز و مزاح وغیرہ میں خامہ فرسائی کرتے رہتے ہیں۔تصانیف چھ عدد ہیں۔متوقع تصانیف میں آدابِ سخن،محبتوں کا سفر (زینہ بہ زینہ)،نوائے گلبرگ،چراغِ دل،سرورِ عشق شامل ہیں۔اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

تلاش خود کو کیا اپنے تن میں دیر تلک　　جہاں جہاں سے تلاشا وہاں سے تو نکلا

ای میل tahirtajrasul@gmail.com

رزاق تحسین



نام عبدالرزاق، تخلص تحسین، تعلیم ایم اے، کلرکی کرتے ہیں۔گوادر میں رہائش پذیر ہیں۔شاعری کی ابتداء ۲۰۰۵ء میں کی۔اصنافِ سخن میں نظم اور غزل لکھنا پسند کرتے ہیں۔ان کا بلوچی شعری مجموعہ ننگر اور اردو شعری مجموعہ، دریچوں میں اُگتے خواب جلد متوقع ہے۔نمائندہ شعر ہے۔

کرسیاں چھو کے گزر جائے وہ شخص تنہا ہے　　علم سے چاہے نکھر جائے وہ شخص تنہا ہے

علیم اسرار



نام شیخ علیم، تخلص اسرار، تعلیم ایم۔اے، بی ایڈ ہے۔درس و تدریس کے پیشے سے وابستہ ہیں۔صوبہ مہاراشٹر (انڈیا) کے شہر ناندیڑ سے تعلق ہے اور وہیں رہائش پذیر ہیں۔بچپن سے افسانے، کہانیاں، ڈرامے لکھنے کچھ نہ کچھ لکھنا عادت رہی۔بہت کچھ لکھا، پھر ۲۰۱۵ء سے باضابطہ شاعری کا آغاز ہوا۔اصناف سخن میں حمد،نعت،نظم،غزل پر خامہ فرسائی کی۔مجموعہ کلام بعنوان "بازیچۂ سخن" کا ارادہ ہے۔نمائندہ شعر ہے۔

حسرت کو دل کی باندھنا آساں نہیں مگر　　لفظوں میں کھینچ خواب کا منظر اتار دے

ای میل ایڈریس alimned@gmail.com

سیّدہ منور جہاں منور



نام سیّدہ منور جہاں زیدی، قلمی نام منور جہاں منور، تعلیم ایم ایس سی، سوشل میڈیکل آفیسر رہ چکی ہیں اور اب ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہی ہیں۔ کینیڈا میں مقیم ہیں۔ شاعری میں خصوصی دلچسپی رکھتی ہیں۔ اصناف سخن میں ابلاغ کا محبوب ذریعہ غزل ہے۔ دو کتابیں ''داستان'' اور ''سلسلۂ رنگِ عقیدت'' شائع ہو چکی ہیں۔ مستقل قریب کی متوقع کتابوں میں ''منزلِ عشق''، ''گلہائے رنگ رنگ'' شامل ہیں۔ ان کا نمائندہ شعر ہے۔

بہت حسین ہے تیرے خیال کی دنیا　　　جہاں پہ کوئی نہ تھا ہم وہاں بھی ہو آئے

نادیہ سحر



نام نادیہ سحر، تخلص سحرؔ، تعلیم بی اے، ملتان میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۱۹۹۸ء میں کی جو تاحال پورے زور و شور سے جاری ہے۔ اصناف سخن میں حمد، نعت، سلام، منقبت، غزل، نظم، طنز و مزاح میں طبع آزمائی کرتی رہتی ہیں۔ کتاب فی الحال کوئی شائع نہیں ہوئی تاہم ایک شعری مجموعہ زیرِ اشاعت ہے۔ ان کا نمائندہ شعر ہے۔

تو نے دُکھتا ہوا دل، اور دُکھا ڈالا ہے　　　ایسے ہوتے ہیں مسیحا؟ یہ مسیحائی ہے؟

ای میل nadiasahar7500@gmail.com

روبینہ شاہین بینا

نام روبینہ شاہین، تخلص بیناؔ، تعلیم ایم اے (معاشیات)، بی ایڈ۔ معلّمہ کے پیشے سے وابستہ رہی ہیں۔ پشتینی تعلق اسلام پورہ جبر، گوجر خان سے ہے تاہم راولپنڈی میں مقیم ہیں۔ شاعری کا باقاعدہ آغاز ۲۰۱۶ء سے کیا۔ زیادہ تر غزلوں پر طبع آزمائی کی ہے۔ طنز و مزاح پر مبنی شاعری ان کا معغوب مشغلہ ہے۔ ابھی تک کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ ان کا نمائندہ شعر ہے۔

تجھے لگ رہا ہے کہ میں کج ادا ہوں　　　مجھے لگ رہا ہے کہ تو ہے شاطر

ای میل rubsha73@gmail.com

نور العلمہ حسن



نام نور العلمہ حسن (تخلص کوئی نہیں، یہی قلمی اور پیدائشی نام ہے)۔ ڈاؤ میڈیکل کالج، کراچی میں ایم بی بی ایس سالِ دوم کی طالبہ ہیں۔ طالبِ طب، معلّمہ، ادیبہ، بلاگر بھی کچھ ہیں۔ کراچی میں رہائش پذیر بھی ہیں۔ شاعری کی ابتداء غالباً اسکول کے زمانے سے ہوئی۔ کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ ان کا نمائندہ شعر ہے۔

موضوع کوئی بھی ہو، ہے فکر جدا اپنی　　　خوش کرنا نہیں شیوہ، ''حق'' کے لئے لکھتی ہوں

ای میل elmah98@gmail.com

فرات حسین

نام فرات حسین، یہی قلمی نام بھی ہے۔ ایم فل کیا ہوا ہے۔ تدریس کے پیشے سے وابستہ رہی ہیں، اب محض خاتونِ خانہ ہیں۔ لاہور سے تعلق ہے لیکن فی الحال کیلگری، کینیڈا میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء دو سال قبل کیا۔ صناف سخن میں نظم، غزل، مختصر افسانہ، بچوں کے لئے نظمیں لکھنا پسند ہے۔ کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ نمائندہ شعر ہے ۔

اس درد کے درمان کا ساماں کرے خدا　　　اس دکھ کی دقتوں کو ہو دستِ شفا نصیب

صادق انور اثری نذیری



نام صادق انور اثری نذیری، تخلص انور، تعلیم عالم دین و متخصص فی الحدیث۔ مدرس ہیں۔ رہائشی شہر بہار، ہندوستان ہے۔ شاعری کی ابتداء اپریل ۲۰۲۰ء میں کی۔ اصناف شاعری میں حمد، نعت، غزل، نظم لکھنا پسند کرتے ہیں۔ فی الحال کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ۔

انور تو گھر سے دور ہے پردیس میں پھنسا　　　بریانی ماں کے ہاتھ کی کھاؤں میں کس طرح

ای میل mdsadiqueanwar95@gmail.com

نوید ظفر کیانی



نام نوید کیانی، تخلص ظفر، تعلیم ایم ایس سی (کمپیوٹر سائنس)، رہائش اسلام آباد میں اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ایک نیم سرکاری ادارے میں ملازمت کر رہے ہیں۔ شاعری کی ابتدا بچپن سے ہوئی۔ پسندیدہ اصناف سخن میں حمد، نعت، غزل، لمرک، ہائیکو، قطعات، انشائیہ، فکاہیہ مضمون، ڈرامہ وغیرہ شامل ہیں۔ شاعری کی بہت سی برقی کتابیں شائع ہو چکی ہیں، جن میں جہانِ دگر، اور بارش ہو، ڈنکے کی چوٹ، ڈھول کا پول، زبان درازیاں، کھری کھری، وگڑ وگڑ وغیرہ شامل ہیں۔

ای میل nzkiani@gmail.com

ہاشم علی خان ہمدم



نام ہاشم علی خان، تخلص ہمدم، تعلیم ایم اے (اردو، انگریزی)، درس و تدریس سے وابستہ ہیں، ایف جی ڈگری کالج واہ کینٹ میں لیکچرار اردو کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ رہائش خودہ تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک، پنجاب، پاکستان میں ہے۔ شاعری ۱۹۹۶ء میں کالج دور سے شروع کی۔ اصناف سخن میں حمد، نعت، سلام، منقبت، غزل، نظم، طنز و مزاح پر طبع آزمائی فرما چکے ہیں۔ مختصر شعری مجموعہ "موج غزل" شائع ہو چکا ہے۔ نمائندہ شعر ہے ۔

یہ کس نے مجھ پہ محبت کا دم کیا ہوا ہے　　　کہ اپنے آپ سے ملنا بھی کم کیا ہوا ہے

ای میل ایڈریس itshamdam@mail.com

شاہد سعید



نام شاہد حسین، تخلص شاہد، تعلیم ایم اے (اردو)۔ بی ایڈ، درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ ضلع گھوٹکی سندھ میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتدا ایک سال قبل کی۔ اصناف سخن میں حمد نعت منقبت غزل وغیرہ شامل ہیں۔ کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ ان کا نمائندہ شعر ہے ۔

تاروں چھیڑ کے کہا کہ ہائے   یہ ترنم کہاں سے اٹھتا ہے

shah.shahidali83@gmail.com

مونا نقوی

نام مونا نقوی، تعلیم، گریجوئشن، سرگودھا میں رہائش پذیر ہیں۔ جب سے شاعری سے تعارف اور لگاؤ ہوا تب سے لکھنے کا شوق بڑھا لیکن باقاعدہ عروض کو سمجھ کے چار سال سے شاعری کر رہی ہیں۔ حمد، نعت، منقبت، غزل، نظم، افسانہ میں لکھنا پسند ہے۔ نمائندہ شعر ہے ۔

وحشتوں کا دھمال جاری ہے   دل کی حالت کسی مزار سی ہے

ای میل ایڈریس moona.nqi@gmail.com

نذیر اظہر کٹیہاری



نام نذیر اظہر کٹیہاری، تخلص اظہر، جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ، سعودی عرب میں زیر تعلیم ہیں۔ کٹیہار، بہار، ہندوستان سے تعلق ہے۔ شاعری کا آغاز گزشتہ برس کیا۔ پسندیدہ اصناف سخن میں حمد، نعت، مناجات، غزل وغیرہ شامل ہیں۔ کتاب کوئی شائع نہیں ہوئی۔ ان کا نمائندہ شعر ہے ۔

مشکل گھڑی میں جو بھی مرا ساتھ چھوڑ دے   لاریب مجھ کو اُس کی رفاقت نہیں قبول

ای میل nazeernadwi@gmail.com

قدسیہ ظہور



نام قدسیہ ظہور، تخلص قدسی، ایم اے اکنامکس، ایل ایل بی۔ شعبہ درس و تدریس سے منسلک ہیں۔ نوشہرہ (کے پی کے) پاکستان میں رہائش پذیر ہیں۔ تصنیف ابھی کوئی شائع نہیں ہوئی۔ غزل کو ابلاغ کا بہترین ذریعہ سمجھتی ہیں۔

ای میل ایڈریس stars.weety@hotmail.com

ریاض احمد قادری



نام ریاض احمد قادری، تخلص ریاض، تعلیم ایم اے۔ اردو۔ ایم اے انگلش۔ ایم فل انگلش، انگریزی کے پروفیسر ہیں۔ رہائش فیصل آباد میں ہے۔ شاعری کی ابتداء ۱۹۸۵ء میں کی۔ اصناف سخن میں نظم، غزل، نعت سبھی میں خامہ فرسائی کر چکے ہیں۔ ان کی تصانیف میں نکہتِ نعت، تصورِ سبز گنبد دا، سلام اے شاعرِ مشرق، ہمارے قائد اعظم، کلیاں، چاند ستارے، زرِ مدحت، زرِ نعت، زرِ عقیدت شامل ہیں۔ نمائندہ شعر ہے۔

مدینہ روشنیوں کا وہ شہر ہے جس میں سیاہ شب میں بھی دن کا گماں ہوتا ہے

ای میل ایڈریس riazqadri66@gmail.com

محمد ظہیر قندیلؔ



نام محمد ظہیر، تخلص قندیلؔ، تعلیم ایم اے اُردو۔ تعلق راولپنڈی سے ہے تاہم بسلسلۂ روزگار حسن ابدال میں رہائش پذیر ہیں۔ درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ اب تک ایک کتاب ''معرکۂ بدھ پیر کا ہیرو'' شائع ہو چکی ہے، جو بہت مقبول ہوئی۔ مستقبل میں ایک طنز و مزاح پر مبنی کتاب اور ایک شاعری کا مجموعہ شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ اصناف سخن میں غزل پسندیدہ صنفِ سخن ہے۔ ۸۰ء کی دھائی سے مشقِ سخن فرما رہے ہیں۔ نمائندہ شعر ہے۔

زندگی نے رُلایا بہت ہے اس لئے مسخرے بن گئے ہیں

ای میل quindeel@gmail.com

یاسرؔ فاروق



نام یاسر فاروق، تخلص یاسر، تعلیم ایم اے اکنامکس، ایم بی اے، کراچی میں مقیم ہیں۔ درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ شاعری کا باقاعدہ آغاز ۱۹۹۵ء میں کیا۔ ایک شعری مجموعہ ''دل بادباں'' شائع ہو چکا ہے۔ نمائندہ شعر ہے۔

کھل کے کہہ دو جو بھی کہنا ہے تمھیں مسترد ہونے کی عادت ہے مجھے

ای میل yfni@hotmail.com

مُحمد خلیل الرحمٰن خلیلؔ



نام مُحمد خلیل الرحمٰن، تخلص خلیل، تعلیم ایم اے، ایم ایڈ، ایل ایل بی ہے۔ تعلیم و تدریس سے وابستہ ہیں۔ اسلام آباد میں مقیم ہیں۔ شاعری کا آغاز ۲۰۱۰ء میں کیا جو ہنوز جاری ہے۔ اصناف سخن میں حمد، نعت، غزل اور فکاہیہ نظمیں وغیرہ ابلاغ کا پسندیدہ ذریعہ ہیں۔ حمد و نعت پر مشتمل شاعری کا ایک مجموعہ ''نورِ حبیب ﷺ'' شائع ہو چکا ہے۔ نمائندہ شعر ہے۔

قرآن پڑھ کے دیکھ اطاعت کے واسطے ذکرِ رسول ﷺ ملتا ہے ذکرِ خدا کے ساتھ

ای میل muhammadkhalilr6@gmail.com

محمد احمد زاہدؔ



نام قمر عباس زاہد، قلمی نام محمد احمد زاہد، سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب میں رہائش پذیر ہیں۔ عربی اور اسلامیات ایم اے کر رکھا ہے۔ صدائے حق کے نام سے فیس بک پر حالاتِ حاضرہ پر کالم بھی لکھتے ہیں۔ شاعری کرتے ہوئے تقریباً چھ سات سال ہو چکے ہیں جو ہنوز جاری ہے۔ پسندیدہ شاعر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ فی الحال کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تاہم اگلے سال تک نعتیہ کلام کے مجموعے کی اشاعت کا منصوبہ ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

تمھیں کیسے گوارہ ہو رہا ہے ہمیں جو بھی خسارہ ہو رہا ہے

انعام الحق معصومؔ قادری



نام انعام الحق معصوم صابری، تخلص معصومؔ، تعلیم گریجوایشن۔ ملتان پاکستان سے تعلق ہے۔ شاعری کی ابتدا ۱۹۸۰ء میں کی تاہم باقاعدہ آغاز ۲۰۱۷ء میں کیا۔ ابتدا بحیثیت بچوں کا لکھاری ۱۹۹۰ء میں کہانیوں کی انعام یافتہ کتاب ''شور نہیں کروں گا'' منظرِ عام پر آئی۔ نثر میں افسانے، انشائیے اور مضامین لکھتے ہیں جبکہ شاعری میں نعت و غزل پسندیدہ اصنافِ سخن ہیں۔ نمائندہ شعر ہے ؎

کتنا معصومؔ حسیں ہو گا وہ لمحہ جس دم آپ کا مجھ کو سرِ حشر وہ ''اپنا'' کہنا

ای میل inam.masoom@yahoo.com

دلشادؔ نسیم



نام دلشاد نسیم، تخلص دلشادؔ، تعلیم ایم۔ اے فلسفہ، سکرپٹ رائٹر ہیں، لاہور میں مقیم ہیں۔ بیشمار کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن میں نظموں کا مجموعہ ''محبت ایک استعارہ ہے'' غزلوں کا مجموعہ ''زیرِ لب'' جبکہ ''ابد کا کنارہ'' اور ''متاعِ جاں'' ناول شامل ہیں۔ افسانوں کا مجموعہ ''متاعِ جاں'' شائع ہو چکا ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

ہم کہاں ایسے مرنے والے ہیں اپنے لہجے کی مار مار ہمیں

ای میل dil_nasim@hotmail.com

دانش خلیلؔ

نام این ایس بلوچ، تخلص دانش خلیل، تعلیم بی اے۔ جام پور میں مقیم ہیں۔ شاعری کی ابتداء دو تین سال پہلے کی۔ غزل اور نظم میں لکھنا پسند کرتے ہیں۔ کتاب فی الحال کوئی شائع نہیں ہوئی، نہ ہی جلد متوقع ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

میں تخیل کی ہوں تخلیق کسی کے دانشؔ مجھے کم شکل نے کیا خوب ہی صورت دی ہے

مشتری ہوشیار باش

کتاب کا نام	موجِ غزل کتابی سلسلہ نمبر ۲۱۶۔
تدوین وتصنیف	نوید ظفر کیانی۔
وضاحت	فیس بک عالمی ادبی گروپ موجِ غزل کے ''اصنافِ سخن مشاعرہ'' رنگ کے تحت نوزائیدہ صنفِ سخن ''ست رنگی'' پر منعقدہ مشاعرہ نمبر ۲۱۶ بتاریخ ۶/جون ۲۰۲۰ء پر مبنی برقی کتاب ۔شعراء کی فہرست اُن کے ناموں کی ''حروفِ تہجی'' کی ترتیب سے مرتب کی گئی ہے۔

منتظمین	ہاشم علی خان ہمدم،نوید ظفر کیانی،روبینہ شاہین بینا،قدسیہ ظہور،نادیہ سحر۔
صفحات	۴۴
سالِ اشاعت	۲۰۲۰ء
پبلشر	مکتبۂ ارمغانِ ابتسام۔
ویب سائٹ	http://archive.org/details/@nzkiani
فیس بک	http://www.facebook.com/groups/1736109056634616
برقی ڈاک	mudeer.ai.new@gmail.com

موجِ غزل کے ماہانہ پروگرام

ہر ماہ نئے رنگ

پہلا ہفتہ : طرحی رنگ

دوسرا ہفتہ : ردیف و نظم رنگ

تیسرا ہفتہ : قوافی و نظم رنگ

چوتھا ہفتہ : اصنافِ سخن رنگ

بسم اللہ

فیس بُک موجِ غزل عالمی مشاعرہ